لا فتیٰ الا علی لا سیف الا ذوالفقار

Rampur State Gazette

گزٹ ریاست رامپور

بحکم بندگان اعلیحضرت حضور پرنور دام اقبالہم وملکہم

نمبر [illegible] | مطبوعہ روز دوشنبہ بتاریخ ۵ محرم الحرام ۱۳۴۴ھ مطابق ۲۷ جولائی ۱۹۲۵ء | جلد ۳۷

فہرست مضامین

نمبر شمار	خلاصہ مضمون	نمبر صفحہ
۱	رخصت سید سکندر شاہ صاحب ...	۱
۲	متعلق قانون نو آبادی ...	۲و۳
۳	اعلان کتب جدید الطبع	
۴	نقشہ بارش - نرخنامہ جات	ضمیمہ

حکم اجلاس ہمایون بندگان حضور پرنور دام اقبالہم وملکہم

رخصت

۱۵ جولائی ۱۹۲۵ء

مثل عرضداشت صاحب سکریٹری بہادر صیغہ حرفت در بارہ منظوری رخصت رعایتی یکماہہ سید سکندر شاہ ابن سکندر جنگی شاہ ہیڈ [illegible] بوجہ علالت -

حکم

ایک ماہ کی رعایتی رخصت منظور ہے - احکام ضابطہ جاری ہوں -

حسب الحکم دستخط صاحب چیف سکریٹری بہادر

تحریر جناب صاحب چیف سکریٹری بہادر بخدمت شریف جناب ریونیو سکریٹری بہادر واقع ۳ جولائی سنہ ۱۹۲۵ء

جناب من - اسکیم نوآبادی دیہات ریاست رامپور مرتبہ خان بہادر چودھری خوشی محمد خاں صاحب، اور نوٹ صاف شدہ بزبان اردو و بزبان انگریزی ارسال خدمت شریف ہیں۔ بندگان عالی دام اقبالہم و ملکہم نے اس نوٹ کو تمام و کمال ملاحظہ فرمالیا ہے اور پسند فرماکر تجاویز مندرجہ رپورٹ کو منظور فرمالیا۔ براہ مہربانی اس کے احکام مفصل جلد جاری فرمائے جائیں اور چودھری صاحب کو بذریعہ تحریر مطلع فرمایا جائے۔

(۲) اسکیم میں جس نمبر کا تعلق صاحب سکریٹری بہادر انہار سے ہے براہ مہربانی اس کی نقل صاحب موصوف کی خدمت میں روانہ فرمائی جائے اور نوٹ کے پیراگراف ۲ کی نقل بھی صاحب سکریٹری بہادر انہار کی خدمت میں جائے گی۔

(۳) اطلاع عام کے لئے درج گزٹ بھی کرادیا جائے۔

دستخط صاحب چیف سکریٹری بہادر

حکم اجلاس صاحب ریونیو سکریٹری بہادر واقع ۴ جولائی سنہ ۱۹۲۵ء

ایک نقل اصل اسکیم کی مع نقل ڈی او اور خلاصہ اسکیم و فہرست وغیرہ برائے اطلاع عام درج گزٹ ہونے کے لئے مطبع سرکاری کو مرسل ہو اور اسکیم و ۲ کی نقل صفحہ ۲ سے صفحہ ۳ تک بخدمت صاحب سکریٹری بہادر انہار بھیجدی جائے۔ اس اجراء کے بعد اسکیم پیش کی جائے۔

دستخط صاحب ریونیو سکریٹری بہادر

نقل نوٹ خلاصہ اسکیم

(۱) تحصیل سوار اور بلاسپور میں رقبہ غیر مزروعہ تقریباً اسی ہزار ایکڑ ہے،

(۲) اس رقبہ غیر مزروعہ کے وسائل آبپاشی یعنی نہروں کی صفائی تخمینہ محکمہ میں درست ہوجائیگی۔ اگر آبادکاران کافی تعداد میں آنیکو تیار ہوں تو یہ کام یعنی وسائل آبپاشی کی درستی جنوری سنہ ۱۹۲۶ء تک ہوجانا چاہئے۔ آبادکاراں کی تعداد کے متعلق جو آنے پر تیار ہونگا چودھری خوشی محمد خاں صاحب پنجاب پہنچ کر صحیح اطلاع دینگے +

(۳) خان بہادر چودھری خوشی محمد خاں صاحب مہتمم نوآبادی ہونگے چودھری خوشی محمد خاں صاحب ابھی کوئی تنخواہ نہیں لینا چاہتے۔ جب آبادی قابل اطمینان طریقہ پر شروع ہوجائے۔ اور آراضی تقسیم ہو اس وقت تنخواہ مقرر فرمائی جائے۔ چودھری صاحب کا صاحب ریونیو سکریٹری بہادر سے بحیثیت مہتمم تعلق رہے گا۔ جب آبادی کا مستقل انتظام ہوگا تو مہتمم آبادی اپنی مدد کے واسطے اسسٹنٹ و عملہ تجویز کرینگے۔

(۴) آبادکاری کے واسطے باشندگان ریاست اور باہر کے آدمیوں کو یکساں حقوق رکھے جائیں گے۔ لیکن ریاست کی آبادیات سے جہاں رقبہ آبادی طلب سے باہر ہیں آدمی لاکر آباد نہ کئے جائیں گے۔

(۵) ہر ایک آبادکار کو پچاس ایکڑ یعنی دو مربع زمین کاشت کے واسطے دی جائے گی (ایک ایکڑ برابر ہے ایک بیگہ پختہ کے)

(۶) ہر آبادکار کو جب زمین دی جائے بحساب چار روپیہ فی ایکڑ یعنی فی مربع ایک سو روپیہ بنام نذرانہ دخلیابی دینا ہونگے۔ یہ نذرانہ باقساط چار سال میں وصول کیا جائے گا +

(۷) کاشتکاران کو اس شرط پر حقوق دخیلکاری یعنی موروثی اس وقت دئے جائیں گے جب وہ رقبہ کا جو دیا گیا ہے نصف قابل اطمینان مزروعہ کرلیں اس حق سے ان کو دلچسپی پیدا ہوتی ہے اور یہ حقوق قابل انتقال تصور ہونگے۔

(۸) آباد ہونے کے پانچ سال بعد نوآبادکار کو بعد ادائیگی نذرانہ فی ایکڑ بحساب سات روپیہ یعنی تین سو پچاس روپیہ دو مربع کی بابت حق ملکیت دیا جائے گا اور یہ حقوق قابل انتقال تصور ہونگے +

(۹) لگان - پہلے دو سال یعنی آباد ہونے سے دو برس تک لگان بالکل معاف ہوگا اس کے بعد تین سال تک دو روپیہ سالانہ فی ایکڑ لگان مقرر ہوگا۔ لگان کے علاوہ آبیانہ بحساب جمع فیصدی چھ روپیہ چار آنہ دینا ہوگا +

(۱۰) اس میعاد یعنی پانچ سال کے بعد باضابطہ بندوبست ہوکر پوری جمع و آبیانہ قائم کی جائے گی +

(۱۱) آبادکاراں کے واسطے حسب ذیل مراعات منظور کئے جائیں +

(الف) آلات کشتورزی کی لکڑی حدود ریاست میں مفت ملے گی +

(ب) حفظان صحت کے لئے حسب ضرورت طبی امداد مفت ہوگی +

دستخط انگریزی صاحب چیف سکریٹری بہادر
یکم جولائی سنہ ۱۹۲۵ء

اسکیم نوآبادی ریاست رامپور

(۱) سابقہ تاریخ چند سال سے بندگان عالی دام اقبالہم وملکہم کی خاص توجہ اس طرف مبذول ہو رہی ہے کہ غیر آباد و بے چراغ دیہات ریاست کی آبادی کا بذریعہ آبادکاران علاقہ غیر از سر نو انتظام کیا جائے اس غرض کے لئے سنہ ۱۳۴۲ف میں پہلی مرتبہ کوشش کی گئی۔ جس میں بعض وجوہات سے کامیابی نہ ہوئی۔ اُن وجوہات کی مفصل بحث کی یہاں ضرورت نہیں ہے مگر چند خاص واقعات کا ذکر کرنا ضروری معلوم ہوتا ہے تاکہ آئندہ انتظام میں ان کا سدباب کیا جائے۔

یہ واقعات حسب ذیل ہیں:۔

(۱) سوء اتفاق سے عالمگیر مرض انفلوئنزا میں سب آبادکاران کا مبتلا ہونا اور مضطربانہ حالت میں وطن کو واپس چلے جانا اور عام آبادکاران اضلاع پنجاب کا یہاں کی آب و ہوا صحت کے لئے خطرناک تصور کرنا۔

(۲) عام طور پر آبادکاران کا بہت بڑے بڑے قطعات حاصل کرنا جنکی آبادی کی اُن میں قابلیت نہ تھی۔

(۳) بعض آبادکاران کا غیر زراعت پیشہ اقوام سے ہونا۔

(۴) نوآبادی کے انتظام کے لئے ریونیو سکریٹری بہادر کے ماتحت کسی خاص ذمہ دار افسر کا موجود نہ ہونا۔ جس کو حالت نوآبادی ہائے پنجاب سے پوری واقفیت ہوتی۔ اور جو آبادکاران علاقہ غیر کی ضروریات کا خاطر خواہ انتظام کر سکتا۔

(۵) ذرائع آبپاشی کا خاطر خواہ انتظام نہ ہونا۔

(۶) مقامی زراعت پیشہ لوگوں کا اُن اجنبی آبادکاران کو طرح طرح کے عوارض و آفات سے ڈرانا۔

(۷) بعض سہولتوں کا میسر نہ آنا مثلاً لکڑی کا آلات کشاورزی کے لئے آسانی سے نہ ملنا حفظان صحت و طبی امداد کا کوئی خاص انتظام نہ ہونا وغیرہ وغیرہ۔ ان کے علاوہ بعض دیگر چھوٹی چھوٹی مشکلات بھی آبادکاران کو پیش آئیں جنکی تفصیل کی یہاں ضرورت نہیں۔

ضروری امور متعلق نوآبادی (۲) نوآبادی ہذا کے انتظام کے متعلق امور مندرجہ ذیل قابل ذکر ہیں۔

وسائل آبپاشی کی درستی (۳) سب سے مقدم ذرائع آبپاشی کی درستی ہے۔ دیہات زیر بحث میں جبکہ وہ آباد تھے خام ذرائع آبپاشی موجود تھے جو عرصہ تک استعمال نہ ہونے سے اب عموماً پٹ گئے ہیں اور قابل استعمال نہیں رہے۔ احقر چند روز اس کوشش میں رہا کہ ان خام ذرائع آبپاشی کی درستی اور صفائی کا ایک سرسری تخمینہ لگایا جا سکے مگر صدر دفتر انہار میں کوئی ایسا ریکارڈ موجود نہ تھا جس کی بنا پر ایسا اندازہ ہو سکے اور یہ اسٹیمیٹ صرف افسران محکمہ نہر کے ذریعہ سے بعد ملاحظہ موقع تیار ہو سکتا تھا۔ سابقہ خام ذرائع آبپاشی کی درستی سے نوآبادی کا کام شروع ہو جائے گا۔ دیگر ریاست ہائے و علاقہ گورنمنٹ میں کروڑوں روپیہ انہار پر شروع میں صرف کیا گیا تھا۔ اور اب اُن نوآبادیوں کی آمدنی سے بیس تیس فی صدی تک منافع ہو رہا ہے اور اُمید کی جاتی ہے کہ بفضل تعالےٰ ریاست ہذا کو بھی بصورت مزروعہ ہو جانے دیہات غیر آباد کے درستی انہار کا نتیجہ تین چار سال میں وصول ہو جائے گا۔ اور آباد دیہات کو بھی اس ترقی آبپاشی و زراعت سے فائدہ پہنچے گا۔ چونکہ نوآبادی کا دارومدار کلیتہً آبپاشی پر ہے اور جب تک اس کے ذرائع موجود نہ ہوں آبادکاران کی تسلی نہیں ہوتی۔ اور وہ کام نہیں شروع کرتے۔ لہذا میں نے بمشورہ چیف سکریٹری صاحب بہادر و ریونیو سکریٹری صاحب بہادر ایگزیکٹیو انجینیر صاحب کو ساتھ لے کر بہت سے غیر آباد دیہات کا دورہ کیا ہے اور تحصیلات بلاسپور و سوار کے تمام ذرائع آبپاشی کی درستی کا اسٹیمیٹ تیار کرایا ہے جو شامل اسکیم ہذا کیا جاتا ہے۔ ملاحظہ موقع سے معلوم ہوا ہے کہ بعض دیہات آباد کے ذرائع آبپاشی بھی درستی کے قابل ہیں اور ملحقہ غیر آباد دیہات کے ذرائع کی درستی سے ان آباد دیہات کی درستی خود بخود ہو جائے گی۔ چنانچہ صاحب ایگزیکٹیو انجینیر کی اسٹیمیٹ سے ظاہر ہو گا کہ ہر دو تحصیلات بلاسپور و سوار میں ۱۷۰ دیہات کے وسائل آبپاشی درستی کے قابل ہیں جنکے خام ذرائع آبپاشی کی درستی کا سرسری اسٹیمیٹ پینتالیس ہزار (۴۵۰۰۰) روپیہ ہے اور زائد عارضی عملہ کی مدد سے صاحب موصوف قریباً دو ماہ میں ان ذرائع کی پیمائش تیاری مفصل اسٹیمیٹ اور کام درستی و صفائی کر دینگے لہذا التماس ہے کہ اس اسٹیمیٹ کی منظوری دربار معدلت مدار سے فرمائی جائے

بلکہ اس کام کو شروع نہ کیا جائے گا جب تک کہ منتظم آبادی کافی درخواست ہا موصول ہونے پر بذریعہ ریونیو سکریٹری صاحب بہادر اس کام کو شروع کرنے کے لئے محکمۂ انہار میں تحریک نہ کریں +

فی الحال معمولی خام ذرائع آبپاشی کی درستی سے آبادی کا کام شروع کر دیا جائے گا۔ اور کسی قدر تجربہ کے بعد جب نو آبادی کی ترقی کے آثار نمایاں ہو جائیں ایک مکمل پروگرام پختہ ڈام ہا و فیڈرہا وغیرہ کا جہاں جہاں ضروری ہوں معہ اسٹیمیٹ ہا تیار کیا جائیگا اور بعد منظوری بندگان عالی اس کے مطابق آئندہ کام ہوتا رہے گا۔ نیز حسب قاعدہ رقبہ نو آبادی کے ذرائع آبپاشی کی سالانہ مرمت کا انتظام بھی محکمۂ انہار کی نگرانی میں کرنا ضروری ہوگا۔ اُمید ہے کہ ماہ اکتوبر میں احقر درخواست ہائے آبادکاران کے متعلق قابل اطمینان طور پر رپورٹ کر سکے گا کہ کس قدر آبادکاران کے آنے کی توقع ہو سکتی ہے اور اس کے مطابق درستی انہار کا کام ہاتھ میں لیا جائے گا۔ بر بنائے رپورٹ صاحب ایگزیکٹیو انجینیر اُمید کی جاتی ہے کہ محکمۂ انہار ماہ جنوری میں خام وسائل آبپاشی کی درستی کر دے گا۔ اور فروری آئندہ میں آبادی کا کام شروع ہو جائے گا۔ بعض مقامی افسران کی زبانی معلوم ہوا ہے کہ زمانہ سابق میں بعض انہار کے متعلق حقوق آبپاشی کا گورنمنٹ ہند کے ساتھ فیصلہ ہو کر بروئے عہدنامجات ریاست کا حصہ ان انہار میں تسلیم کیا گیا۔ مگر بعد میں علاقۂ ریاست کے دیہات ملحقہ غیر آباد ہو جانے سے ریاست کی طرف سے حصۂ آبپاشی کا مطالبہ نہ ہوا۔ اور ان انہار پر گورنمنٹ کا واحد قبضہ ہو گیا۔ چونکہ بروئے عہدنامجات یہ حقوق تسلیم کئے گئے ہیں۔ لہذا ضروری ہے کہ ان حقوق کی ازسرنو حاصل کرنے کی غرض سے گورنمنٹ میں تحریک بجناب صاحب سکریٹری بہادر انہار یہ کاغذات دارالانشاء سے برآمد کرا کر بعد ملاحظہ عہدنامجات اس بارے میں مفصل رپورٹ دربار میں پیش کریں +

(۲) تقرر منتظم آبادی } نو آبادی کے انتظام کے لئے ریونیو سکریٹری صاحب بہادر کے ماتحت ایک ذمہ دار افسر کا تقرر ضروری ہے جو نو آبادی ہائے پنجاب کے قوانین، طرز عمل، عام حالات اور آبادکاری کی ضروریات سے پوری واقفیت رکھتا ہو۔ اور جس کی دیانت، ہمدردی اور جائز امداد پر آبادکاران علاقۂ غیر اعتماد کر سکیں۔ ایسے افسر کو دربار سے وہی اختیارات عطا ہونا ضروری ہونگے جو منتظم بندوبست کو نو آبادی ہائے پنجاب میں دیئے جاتے ہیں۔ کیونکہ بصورت دیگر تعویق و تاخیر کا اندیشہ ہوگا۔ جو نو آبادی کے کام کے لئے سخت مضر ہے۔ ان اختیارات کے متعلق مفصل رپورٹ نو آبادی کا کام شروع ہونے سے پیشتر علیحدہ کی جائے گی۔ چونکہ کمترین حضور پرنور دام اقبالہم وملکہم کے بندگان دولت کے زمرہ میں داخل ہو چکا ہے۔ لہذا اگر حضور والا کے منظور خاطر ہو تو کمترین بلا معاوضہ اس کام کو شروع کرنے کے لئے حاضر ہے۔ اور اگر اس اسکیم پر بندگان عالی کی منظوری صادر ہو گئی تو جس قدر زائد عملہ کی قطعی طور پر ضرورت ہوگی اس کے متعلق بحیثیت باضابطہ علیحدہ پیش کیا جائیگا۔ مگر جب تک کام شروع ہو جائے کسی زائد عملہ کی منظوری حاصل کرنا قبل از وقت ہوگا +

(۳) آبادکاران علاقہ جات غیر و رعایا ریاست کے یکساں حقوق } آبادکاری کے لئے پنجاب کی تخصیص ضروری نہیں ہے اور قدرا عت پیشہ اشخاص صوبجات متحدہ و رعایائے حضور پرنور دام اقبالہم وملکہم کے۔ تو بھی بروئے قواعد یکساں موقع ملنا چاہئے۔ اگرچہ یہ امر ضروری ہے کہ موجودہ کاشتکاران ریاست ہذا کو اس نو آبادی سے خارج رکھا جائے اور آبادکاران رعایا کو آراضیات صرف اس شرط پر دی جائیں کہ وہ علاقۂ غیر سے کاشتکاران لا کر آباد کریں۔ مگر عام تجربہ کی بناء پر کہا جا سکتا ہے کہ اضلاع یوپی سے ایسے آبادکاران کافی تعداد میں مشکل سے ملیں گے اور آبادی کا کام زیادہ تر پنجاب کے آبادکاران کے ذریعہ سے ہو سکیگا۔ کیونکہ ان لوگوں کا شوق زراعت روز افزوں ترقی پر ہے اور وہ ایسے کام کے لئے بہت سی محنت اور مصارف برداشت کر لیتے ہیں +

(۴) تعداد و رقبہ جو آبادکاران کو دیا جائیگا } اس نو آبادی کی کامیابی کے لئے یہ امر نہایت ضروری ہے کہ ایسے آبادکاران آباد کئے جائیں جو خود آراضی کاشت کریں اور ان کو چھوٹے چھوٹے قطعات آراضی دیئے جائیں جیسے کہ پہلے نو آبادی ہائے پنجاب میں دیئے گئے تھے۔ سرمایہ دار آبادکاران کی ناکامیابی کا یہاں کافی تجربہ ہو چکا ہے اور اس کے دہرانے کی ضرورت نہیں۔ پنجاب کے طرز عمل اور تجربہ کے لحاظ سے میری رائے میں مناسب ہوگا کہ ہر آبادکار کو مستقبل

پچاس ایکڑ کا قطعہ دیا جائے وصول جمع و دیگر اغراض کے لئے ضروری ہوگا کہ نو آبادی میں ایسے شخص بھی آباد کئے جائیں کہ جو آئندہ نو آباد دیہات میں نمبردار اور سفید پوش مقرر کئے جائیں۔ حسب عمل پنجاب نمبردار کے لئے ۳ مستطیل اور سفید پوش کے لئے پانچ مستطیل عطا کئے جائیں۔ ایسے با اثر اشخاص علاقہ غیر سے آباد کاران کو لانے کے لئے بھی مفید ثابت ہونگے اور آئندہ انتظامی اغراض کے لئے بھی ان کی موجودگی سے فائدہ ہوگا۔ نو آبادی کے مواضعات چکوک کے نام سے نامزد ہونگے اور ہر ایک چک کو علیحدہ نمبر دیا جائے گا۔ ہر ایک چک کے حدود و صورت موقعہ اور آباد کاران کی خواہش کے لحاظ سے مقرر کئے جائیں گے مگر عام طور پر ہر ایک چک کا رقبہ ۳۰۰ اور ۵۰۰ مستطیل کے درمیان ہوگا۔ ہر ایک چک میں ایک یا ایک سے زیادہ نمبردار ہونگے اور سفید پوشان کی تعداد آبادی کی رفتار دیکھکر تجویز کی جائے گی۔ قواعد نمبرداران و سفید پوشان علیحدہ مرتب ہو کر پیش ہونگے۔ یہ بھی ضروری ہوگا کہ مربع جات کا قبضہ دلانے سے پیشتر دیکھ لیا جائے کہ آباد کاران نے بل بیل اور جائے رہائش کے لئے ضروری انتظام کر لیا ہے اور مہتمم آبادی کا یہ بھی فرض ہوگا کہ ایسے انتظامات میں آباد کاران کی رہنمائی اور امداد کرے تاکہ ان ضروریات کی بہم رسانی میں آباد کاران کو سہولت ہو۔

دفتر صدر سے جو فہرست ہائے غیر آباد دیہات کی مجھے ملیں وہ صحیح تصور نہیں کی جاسکتیں کیونکہ یہ فہرست ہا تیار ہوئے عرصہ گذر چکا ہے۔ اور نیز ان میں ایسے دیہات کا اندراج نہیں جن کا کچھ قلیل رقبہ بھی زیر جمع ہے۔ مثلاً تحصیل بلاسپور کی فہرست میں صرف ۵۵ دیہات دکھائے گئے ہیں حالانکہ رجسٹران تحصیل کے دیکھنے سے معلوم ہوا کہ علاوہ ان ۵۵ دیہات کے جو بیچراغ کہلاتے ہیں ۲۷ دیہات ایسے ہیں جن میں قریب تین چوتھائی رقبہ غیر آباد ہے اور ان ہر دو قسم کے دیہات میں غیر آباد قابل زراعت رقبہ کی تعداد اڑتالیس ہزار ۴۸۰۰۰ ایکڑ ہے۔ دیگر تحصیلات سے ایسی رپورٹ ہائے ابھی موصول نہیں ہوئیں۔ مگر قیاسی اندازہ سے کم از کم تیس چالیس ہزار ایکڑ رقبہ قابل زراعت تحصیلات سوار و شاہ آباد میں ہوگا۔ گویا کم از کم ۸۰۰۰۰ ایکڑ رقبہ قابل زراعت تصور کیا جاسکتا ہے۔ اور دیگر تحصیلات کے آباد دیہات میں جو قطعات غیر مزروعہ ہوگئے ہیں وہ بھی پندرہ ہزار ایکڑ ان کا بھی رقبہ ہوگا۔ صحیح اعداد کی نسبت بعد میں رپورٹ پیش کی جائیگی +

(۵) { شرح نذرانہ فی ایکڑ } یہاں کی ناموافقت آب و ہوا و دیگر مقامی مشکلات کے متعلق جو عام بد دلی آباد کاران پنجاب میں پھیل رہی ہے اُس کا لحاظ کرتے ہوئے یہ توقع کرنا مشکل ہے کہ ابتدائی حالت میں کوئی معقول رقم بطور نذرانہ یا قیمت آراضی آباد کاران سے وصول ہوسکے مگر بالکل مفت آراضی دینا بھی قرین مصلحت معلوم نہیں ہوتا کیونکہ اس سے آباد کاران کی نظر میں آراضیات کی بے قدری ہوجاتی ہے اور نیز محض قلاش و نادار اشخاص بھی درخواستیں دیدیتے ہیں اور بعد میں آبادی کے ضروری مصارف کے متحمل نہیں ہوسکتے۔ اس لئے احقر کی رائے میں مناسب ہوگا کہ ایک خفیف تعداد نذرانہ و دخلیابی بشرح للعہ روپیہ فی ایکڑ یعنی یک صد روپیہ فی مربع مقرر کی جائے۔ سرسری اندازہ کی رو سے کم از کم ۸۰۰۰۰ ایکڑ غیر آباد رقبہ قابل زراعت موجود ہے اور للعہ روپیہ فی ایکڑ کی شرح سے تین لاکھ روپیہ سے زائد رقم وصول ہوجائے گی۔

مگر گورنمنٹ کی عام پالیسی اور یہاں کی مقامی مشکلات کو مد نظر رکھ کر مناسب معلوم ہوتا ہے کہ یہ رقم نذرانہ چار سالانہ اقساط میں وصول کی جائے کیونکہ باقساط ادائیگی میں آباد کاران کو سہولت ہوجاتی ہے اور ایسی ادائیگی پر آسانی سے رضامند ہوجاتے ہیں اس حساب سے ایک معمولی آباد کار کو دو صد روپیہ دو مربع کے لئے بطور نذرانہ دینا ہوگا جس میں سے پچاس روپیہ بروقت دخلیابی ادا کرنے ہونگے اور باقی تین اقساط تین سال مابعد میں اس کے متعلق تاریخ ادائیگی معین کرکے علیحدہ قواعد شائع کئے جائیں گے۔ علاوہ اس نذرانہ و دخلیابی کے للعہ روپیہ فی ایکڑ نذرانہ حقوق زمینداری ہوگا جس کا ضمن آئندہ میں ذکر کیا جائے گا +

(۶) { تشخیص جمع فی ایکڑ } سالانہ جمع کے متعلق احقر کی رائے میں ضروری ہوگا کہ نو آبادی کے ابتدائے پانچ سال تک بہت نرمی کا برتاؤ کیا جائے اور پہلے دو سال کی جمع ہر آباد کار کو معاف کی جائے اور

اس کے بعد تین سال تک دو روپیہ فی ایکڑ رقبہ مزروعہ پر وصول کیا جائے اور اس رقم میں ابواب نمبرداری پٹوار سڑک وغیرہ داخل متصور ہوں ۔

(۷) آبیاشی — بگوڑی کے طریق پر آبیانہ لگانا پانچ سال کے بعد ضروری ہوگا کیونکہ آبپاشی کی ایک معقول رقم وصول ہوا کرے گی اور آئندہ آبپاشی کے وسائل کی درستی کا خرچ بھی آبیانہ سے ادا ہوگا جس کی تشخیص صحیح طور پر بگوڑی کے طریق ہی سے ہوسکتی ہے یعنی یہ کہ ہر قسم جنس وار فصل ہائے پختہ شدہ کا تعین کیا جائے مگر ملحقہ علاقہ گورنمنٹ میں آبیانہ علیحدہ نہیں کیا جاتا پانچ سال کی عارضی میعاد کے اندر بگوڑی کے قاعدہ سے آبیانہ لینے میں تشخیص آبیانہ ایک بڑی حد تک پٹواریاں کے ہاتھ میں آجائے گی اور آبادکاران کو تنگ کرنے کا بہت ان کو موقع ملے گا۔ لہذا تحصیل بلاسپور موجودہ عمل کے مطابق ایک آنہ فی روپیہ عین المال پر بطور آبیانہ لیا جائے گا اور بندوبست آئندہ میں پورا آبیانہ بگوڑی کے اصول پر تشخیص کیا جائے۔ اس عرصہ پانچ سال کے دوران میں نکاسی وغیرہ کا ریکارڈ رکھا جائیگا جس کے متعلق علیحدہ ہدایات جاری کی جائیں گی۔ اور پانچ سال تجربہ پیداوار کے بعد بندوبست کے اصول کے مطابق تشخیص جمع کی جائیگی۔ جس میں معقول اضافہ کی توقع کی جاتی ہے۔ بندوبست شروع ہونے سے قبل علیحدہ رپورٹ ابتدائی پیش کی جائے گی ۔

(۸) آبادکاران نو آبادی کے حقوق — آبادکاری کی کامیابی کے لئے ضروری ہوگا کہ بعض سہولتیں آبادکاران کو بہم پہنچائی جائیں مثلاً آلات کشاورزی کے لئے لکڑی کا جہاں تک ممکن ہو سرکاری جنگل سے اور پود کا جو حدود موضع کے اندر موجود ہو مفت دینا۔ حفظانِ صحت کے معمولی ذرائع اختیار کرنا اور وبائی بخار کے موسم میں تقسیم کونین و دیگر طبی امداد کا انتظام کرنا۔ آمد و رفت کے ضروری راستوں کی مرمت اور درستی۔ سرکاری جنگلات جو آبادی میں ہاج اور جنگلی جانوروں کے مسکن ہیں ان کی صفائی کے لیے مناسب ذرائع استعمال میں لانا وغیرہ وغیرہ ۔

ان امور کی تفصیل کی یہاں ضرورت نہیں۔ موجودہ قواعد اور مقامی حالات پر غور کر کے ایسے امور کے متعلق علیحدہ قواعد مرتب ہو کر منظوری دربار حاصل کی جائیگی۔ اس کے علاوہ آبادکاران کو اطمینانِ خاطر اور آبادی سے وابستگی نہیں ہوتی جب ان کے حقوق یعنی ٹینوز کی صراحت نہ کی جائے آبادی ہائے لائل پور اور منٹگمری میں حقوق ملکیت آغاز آبادی میں ہی دیئے گئے تھے مگر نہر سرگودھا پر پہلے صرف حقوق دخیلکاری یعنی مزارعت موروثی دیئے گئے اور اب تھوڑے عرصہ سے نذرانہ لے کر حقوق ملکیت دیئے گئے ہیں۔ ریاست ہذا کے لئے سرگودھا کا طریق عمل زیادہ موزوں ہوگا۔ اور مناسب ہوگا کہ نصف رقبہ مزروعہ ہو جانے پر حقوق دخیلکاری عطا کئے جائیں۔ اور آئندہ بندوبست میں مزید نذرانہ ادا کرنے پر حقوق زمینداری عطا کئے جائیں۔ اس نذرانہ کے متعلق یہ ظاہر کرنا قرین مصلحت ہوگا کہ پیداوار اراضی وغیرہ کا لحاظ کر کے بندوبست میں اس کا تعین کیا جائے گا مگر کسی حالت میں نذرانہ سات روپیہ فی ایکڑ سے زیادہ نہ ہوگا۔ یہ امر بھی قابل اظہار ہے کہ حقوق دخیلکاری اور بعد میں حقوق زمینداری عطا کرنے سے دربار شاہی اختیارات میں کوئی خلل واقع نہ ہوگا۔ کیونکہ آراضیات اغراض سرکاری کے لئے حاصل کرنے یا خاص صورتوں میں ضبط کرنے کا حق کو ہمیشہ اختیار ہوگا نیز حقوق دخیلکاری و زمینداری کے انتقال کی اجازت ہونا مناسب ہے۔ کیونکہ اس سے زمین کی قدر و قیمت بہت بڑھ جاتی ہے ۔

(۹) مستطیل بندی — نو آبادی ہائے پنجاب کے گذشتہ پچیس سال کے تجربہ سے ثابت ہوا ہے کہ بہترین طریق پیمائش مستطیل بندی کا ہے۔ پہلے نو آبادیوں میں پیادو سو مربع کرکے مربع رکھی گئی تھیں۔ جن کا رقبہ ۲۷ ۱/۲ ایکڑ آتا ہے مگر مربعوں کے ساتھ کسرات کا ہونا تقسیم کے وقت اور نیز حساب میں پیچیدگی پیدا کرتا تھا۔ لہذا آبادی منٹگمری کا بجائے ان مربعوں کے مستطیل رکھی گئی جس کا طول ۲۰۰ کرم اور عرض ۱۰۰ کرم ہوتا ہے (کرم طول میں ۶۶ فٹ اور پیمائش جریب کے برابر ہے) اور رقبہ کل مستطیل کا پورے ۲۵ ایکڑ اور ایک کھیت کا ایک ایکڑ ہوتا ہے اب عام طور پر یہی مستطیل بندی کی جاتی ہے۔ مگر عرف عام کے خیال سے ان کو بھی مربع کہہ دیتے ہیں۔ میری رائے میں مناسب ہوگا کہ یہی طریق پیمائش یہاں بھی اختیار کیا جائے

اور قبل تقسیم آراضیات مستطیل بندی کرادی جائے سرسری اندازہ لگانے سے
معلوم ہوتا ہے کہ قریبًا بیس پٹواری یا امین جو اس کام سے واقف ہوں
ایک ماہ کے عرصہ میں مستطیل بندی کرلیں گے اس کے علاوہ تھوڑا سا عملہ
نگرانی کے واسطے رکھا جائیگا اور ایک قابل عہدہ دار محکمۂ مال ریاست
میں موجود ہے جو میرے زیر ہدایت پٹواریاں کی ایک جماعت کو تعلیم
کام مستطیل بندی دے کر ایک ماہ میں پیمائش کے لئے تیار کرسکتا ہے
اس عملہ کا انتخاب حتی الامکان موجودہ ملازمان ریاست میں سے کیا
جائے گا۔ ایک پٹوار اسکول رامپور میں موجود ہے مگر اُس میں تعداد طلبا
بہت کم ہے اور اُن کی استعداد اس کام کے لئے ناکافی خیال کی جاتی
ہے۔ اس کام کی صحت کا مہتمم خود بھی اطمینان کرے گا۔ اس کام کے واسطے
جو عملہ مطلوب ہے اُس کے خرچ کا تخمینہ شامل ہذا پیش کیا جاتا ہے
جو اس مسئلہ مد آتا ہے۔ یہ عارضی عملہ صرف دو ماہ کے لئے رکھا جائیگا
بعد میں اسکی غالبًا ضرورت ہوگی جس کے لئے علٰحدہ منظوری حاصل کی جائیگی
چونکہ یہ کام بہت جلد اور سب سے پہلے شروع ہوگا۔ لہذا التماس ہے کہ
ایسے عملہ کی منظوری اسکیم کی منظوری کے ساتھ صادر فرمائی جائے +

(۱۰) تیاری کاغذات دیہی } تقسیم مربعہ جات کا کام شروع ہونے پر کاغذات دیہی
مثل خسرہ، کھتونی جمعبندی وغیرہ وغیرہ ساتھ کے ساتھ
تیار کئے جائیں گے اور عملہ محولہ دفعہ ماسبق اس کام پر لگایا جائیگا
اور اگر مزید تجربہ کے بعد کسی قدر زائد عملہ کی ضرورت محسوس ہوئی تو
اُس کی منظوری کے واسطے علٰحدہ رپورٹ پیش کی جائیگی۔ نیز اس کام
کے شروع ہونے سے پیشتر ایک علٰحدہ رپورٹ متعلق عملہ دفتر مہتمم
آبادی پیش کی جائے گی۔ اور یہ امر خاص طور پر مدنظر رکھا جائے گا
کہ عملہ اسی قدر تجویز کیا جائے جس کی قطعی ضرورت ہو +

(۱۱) پروگرام نوآبادی } اسکیم ہذا کی منظوری صادر ہونے پر انتظام آبادی کا پروگرام
حسب ذیل ہوگا۔

الف۔ بذریعہ ایک مطبوعہ اشتہار کے جس کا مسودہ شامل ہذا
پیش کیا جاتا ہے اور جس کی ایک دو ہزار کاپیاں طبع کرائی
جائیں گی درخواست ہائے ۳۰ ستمبر ۱۹۲۵ء تک طلب
کی جائیں گی۔ اس اشتہار میں ضروری شرائط معرضہ اسکیم ہذا
درج کئے گئے ہیں۔ اور اسی مضمون کا ایک بہت مختصر اشتہار

دو تین کثیر الاشاعت اُردو اخبارات پنجاب و یو۔ پی میں شائع
کرادیا جائے گا۔ درخواست ہائے سادے کاغذ پر طلب کی گئی
ہیں کیونکہ گذشتہ موقعہ پر جو اسٹامپ کی قید لگائی گئی اُس سے
بعض آبادکاراں کو یہاں تک صرف درخواست ہائے کے
لئے سفر کرنا پڑا اور کچھ غلط فہمی بھی پیدا ہوگئی تھی۔ لہذا اس خفیف
آمدنی کا نظر انداز کرنا مناسب ہوگا +

ب۔ اشتہارات کے علاوہ احقر ذاتی کوشش سے بھی پنجاب کے
خاص خاص زراعتی مرکزوں میں بذریعہ افسران مال و سرکردہ
زمینداران میں تحریک کرے گا۔ اور چونکہ ناخواندہ جماعت
آبادکاراں کا محض خط و کتابت و اشتہارات کے ذریعہ سے پورا
پورا اطمینان نہیں ہوتا اس لیے ضروری ہوگا کہ قلیل معاوضہ پر
ایک ایک ماہ کے لئے دو تین درمیانی اضلاع میں ایجنٹیاں
مقرر کی جائیں۔ اور اس ذریعہ سے شرائط و دیگر حالات
آبادی ہذا آبادکاراں کے ذہن نشین کرکے اُن کو ریاست ہذا
میں آراضیات لینے پر آمادہ کیا جائے۔ بعض مقامات میں احقر
خود بھی کوشش کرے گا کہ آبادکاراں کو جمع کرکے مناسب ترغیب
دی جائے اور اُن کی فہرست ہائے مرتب کی جائیں +

ج۔ میعاد معینہ کے اندر اگر کافی تعداد میں درخواست ہائے موصول
ہوگئیں جیسی کہ اُمید کی جاتی ہے تو اُس کے بعد فورًا مربع بندی کیلئے پٹواریاں کی تعلیم کا
انتظام معروضہ دفعہ ضمن ۹ کیا جائے گا۔ اُمید ہے کہ نومبر
میں یہ کام انجام پذیر ہوجائے گا +

د۔ مربعہ بندی کا کام شروع نومبر سے پہلے یہاں نہیں ہوسکے گا
لہذا آخر نومبر سے آغاز مربعہ بندی ہوکر ۱۰ دسمبر یا شروع جنوری
تک یہ کام ختم ہوسکے گا۔

ھ۔ مربعہ بندی ختم ہونے کے بعد آبادکاراں کو کسی مناسب
تاریخ پر طلب کیا جائیگا اور اُن کو مربعہ جات کی نشان دہی کرکے
موقع دیا جائے گا کہ بیل وغیرہ ضروری سامان آبادکاری کا
انتظام کرلیں۔ جس کے بعد اُن کو موقعہ پر قبضہ دیا جائے گا
لیکن نہایت ضروری ہے کہ قبضہ مربعہ جات دلانے سے پیشتر
وسائل آبپاشی کی درستی ہوجائے اس امر کا اطمینان ہوجانے پر

اشتہار عطائے اراضیات ریاست رامپور

از اجلاس صاحب ریونیو سکریٹری بہادر واقع ۲۴ جون سنہ ۱۹۲۵ء

ریاست ہذا میں قریباً ایک سو کے ایسے دیہات ہیں جو پہلے آباد تھے۔ مگر کاشتکاران کی قلت جماعت کی وجہ سے کچھ عرصہ سے غیر آباد ہو گئے ہیں حالانکہ یہاں کی زمین مسلمہ طور پر جلد نوآبادی ہائے سے عمدہ اور زرخیز ہے اور بندگان عالی دام اقبالہم وملکہم کو اب اس رقبہ کی آبادی کا خیال خاص طور پر مرکوز خاطر ہے سنہ ۱۹۲۱ء میں تیرہ ہزار کے قریب درخواست ہائے آباد کاران پنجاب موصول ہوئیں جن میں بہت وسیع رقبہ جات کے لئے استدعا کی گئی تھی۔ جن کا آباد ہونا سالہاسال سے بظاہر ناممکن تھا۔ لہذا ان درخواست ہائے پر کوئی کارروائی نہیں کی گئی۔ اب ریاست نے دیہات کے آباد کرنے کا مصمم ارادہ کر لیا ہے اور بندگان عالی نے خان بہادر چودھری خوشی محمد سابق گورنر ریونیو ممبر ریاست کشمیر کو اس آبادی کے لئے تعینات فرمایا ہے۔ چودھری صاحب ایک تجربہ کار اور مستعد افسر اور نوآبادی ہائے سرگودھا ولائل پور کے زمیندار ہیں سائلین آبادکاران کے حالات وضروریات سے پوری واقفیت ہے اور اس جماعت سے دلی ہمدردی ہے۔ وسائل آبپاشی کی درستی اور صفائی کا انتظام بھی ہو رہا ہے اور اس کام کے خاتمہ پر سال آئندہ کے آغاز میں آراضیات آبادکاران میں تقسیم کی جائے گی۔ مگر یہ ضروری ہے کہ درخواست ہائے جلد طلب کر لی جائیں اور آبادکاران کا انتخاب کر لیا جائے تاکہ ضرورت سے زیادہ درخواست دہندگان کو یہاں تک سفر نہ کرنا پڑے۔ شرائط مندرجہ ذیل پر اراضیات عطا کی جائیں گی۔

(۱) صرف ایسے آبادکاران کو زمین دی جائے گی۔ جو زراعت پیشہ ہوں اور وہ خود یا اُن کے عزیز یا رشتہ دار یہاں سکونت پذیر ہو کر آبادی کا کام کریں اور قبل از دخلیابی ضروری تعداد بیل کا انتظام کر لیں۔ یہاں اچھی جوڑی بیلوں کی ڈیڑھ سو روپیہ تک مل سکتی ہے۔ اور یہ بیل یہاں کی آب وہوا کے لئے زیادہ موزوں ہیں۔ ایک مربع کی آبادی کے لئے کم از کم دو جوڑی بیلوں کی ضرورت ہوگی۔

(۲) ساکنان پنجاب یوپی ودیگر صوبہ جات علاقہ انگریزی وریاست ہذا سب یکساں آراضی کے لئے درخواست کر سکتے ہیں مگر موجودہ کاشتکار [illegible]

آبادکاران کی حاضری کے لئے کوئی تاریخ مقرر کی جائے گی۔

۹۔ دخلیابی آبادکاران کے ساتھ ساتھ کاغذات ویبی معہ دفعہ ۸ ضمن ۹ تیار کی جائیں گی اور ہر موضع کا ریکارڈ مکمل کیا جائیگا نگران کاغذات کی تکمیل کا دارومدار آبادی کی رفتار پر ہوگا اور قبل از وقت اس کا صحیح اندازہ کرنا مشکل ہے چند ماہ کے تجربہ کے بعد مفصل رپورٹ اس کام کے پروگرام کے متعلق گذرانی ہوگی۔

نقشہ بجٹ کام مستطیل بندی تحصیل بلاسپور و سوار

نمبر شمار	نام عہدہ	تعداد	شرح تنخواہ	تعداد ایام	کل مصارف
۱	صدر منصرم	۱	[illegible]	۳ ماہ	[illegible]
۲	منصرم	۳	[illegible]	۳ ماہ	[illegible]
۳	امنایان	۲۰	[illegible]	۳ ماہ	[illegible]
۴	چپراسی صدر منصرم	۱	[illegible]	۳ ماہ	[illegible]
۵	ایضاً	۱	[illegible]	ایضاً	[illegible]
۶	چپراسی منصرم	۳	[illegible]	ایضاً	[illegible]
۷	جریب کش امنایان	۲۰	[illegible]	ایضاً	[illegible]
۸	قلی برائے امنایان امین قلی	۶۰	[illegible]	ایضاً	[illegible]
۹	اسٹیشنری	.	.	بالمقطع	[illegible]
۱۰	بستہ وپارسل الاؤنس	.	.	.	[illegible]
۱۱	باربرداری مصاف؟	.	.	.	[illegible]
۱۲	متفرق خرچ	.	.	.	[illegible]
					[illegible]

اس کے علاوہ طبع وتقسیم اشتہارات وایجنسی ہا کا خرچ ... روپیہ کے قریب ہوگا۔

دستخط بخط انگریزی

ریاست نوآبادی میں نہیں لیا جائیگا۔

(۳) درخواستہائے سادے کاغذ پر ۳۰ ستمبر ۱۹۲۵ء تک ارسال کی جائیں گی۔ اور ایک فرد بہ نمونہ ذیل شامل کیا جائیگا۔

۱	۲	۳	۴	۵	۶
نام درخواست دہندہ مع ولدیت	سکونت مع نام ضلع و ڈاکخانہ	[illegible]	تفصیل بحیثیت مالک ہر یا دخیلکار یا مزارع تابع مرضی	[illegible]	تصدیق نمبرداری مع مہر نمبردار

(۴) تقسیم آراضیات سے پہلے مستطیل بندی کی جائیگی اور ہر مستطیل ۲۵ ایکڑ کا ہوگا اور ہر آبادکار کو دو مستطیل آراضی دیجاویگی +

(۵) نمبرداران و سفید پوشاں کا تقرر دیہات کے آباد ہوجانے پر کیا جائیگا اور ہر نمبردار کو تین مستطیل اور سفید پوش کو پانچ مستطیل رقبہ دیا جائیگا لیکن کوئی درخواست دہندہ کم از کم بیدرہ آبادکار اپنے ساتھ لائے تو بشرح نمبرداری اُس کو تین مستطیل دی جائیں گی اور کم از کم جالیس آبادکار لانے پر بشرح سفید پوش پانچ مستطیل اور بروقت تقرر نمبرداران و سفید پوشان ایسے اشخاص کا حق فائق متصور ہوگا +

(۶) نذرانہ دخلیابی جو صرف چار روپیہ فی ایکڑ لیا جائیگا۔ اور بنظر سہولت آبادکاران ایک روپیہ فی ایکڑ بوقت دخلیابی اور ایک روپیہ فی ایکڑ ہر سال تین سال آئندہ میں وصول ہوگا +

(۷) پہلے دو سال تک جمع معاف رہے گی تیسرے چوتھے اور پانچویں سال دو روپیہ فی ایکڑ جمع رقبہ مزروعہ پر لیجاویگی اور اس کے علاوہ کوئی اور رقم بطور ابواب وغیرہ وصول کی جائیگی۔ پانچ سال کے بعد باقاعدہ بندوبست ہو کر جمع تشخیص ہوگی مگر بنظر ترقی نوآبادی شرح بہت نرم رکھا جائیگا +

(۸) تیسرے چوتھے اور پانچویں سال بنظر سہولت آبادکاران آبیانہ علٰحدہ تشخیص ہوگا اور صرف ایک آنہ فی روپیہ جمع لگان بطور آبیانہ وصول ہوگا۔ بندوبست میں تشخیص آبیانہ عام اصول بگھوتی یعنی بر تہ جنسوار کے مطابق کیجائیگی مگر شرح اسکی بہت کم رکھی جائیگی +

(۹) ضروری سہولتیں آبادکاران کو دیجائیں گی۔ مثلاً لکڑی بغرض آلات کشاورزی و بولہ بڑائے چھپر ہائے جو حدود موضع میں ہو مُفت دیا جائیگا۔ نصب و تربیہ درختان تعمیر حفظان صحت۔ طبی امداد۔ درستی سڑک ہائے وغیرہ کے متعلق حسب تجویز صاحب مہتمم آبادی علٰحدہ قواعد منظور ہو کر شائع کئے جائیں گے +

(۱۰) کم از کم نصف رقبہ مقبوضہ آباد کرنے پر آبادکاران کو حقوق دخیلکاری عطا کئے جائیں گے +

(۱۱) آئندہ بندوبست میں ایک خفیف رقم نذرانہ زمینداری کی ادائیگی پر جو مجموعی فی ایکڑ سے کسی حالت میں زیادہ نہ ہوگی حقوق زمینداری دیئے جائیں گے جو آبادکار حقوق زمینداری حاصل کرتا ہے وہ بصفت دخیلکاری بحقوق قابض آراضی ہوگا +

(۱۲) اگر کسی آبادکار کی نسبت صاحب مہتمم کو یقین ہوجائے کہ وہ کل یا کوئی معقول جزو رقبہ مقبوضہ کا آباد کرنا نہیں چاہتا یا آباد نہیں کرسکتا تو اُن کو اختیار ہوگا کہ ایسے آبادکار کو کل یا جزو رقبہ سے بیدخل کر کے وہ رقبہ کسی دوسرے آبادکار کو دیدیں +

چونکہ سیالکوٹ سے گذشتہ موقع پر بہت زیادہ تر درخواستہا پہنچی تھیں لہذا صاحب مہتمم درخواستہا موصول ہونے کے بعد ۱۵ اور ۱۶ اگست ۱۹۲۵ء کو شہر سیالکوٹ میں آبادکاران کا ملاحظہ اور حیثیت وغیرہ کا اطمینان کرینگے۔ سائلان ضلع سیالکوٹ کو چاہئے کہ درخواست حسب ہدایت بالا ڈاک میں بھیجدیں۔ اور ۱۵ اور ۱۶ اگست کو سیالکوٹ شہر میں صاحب مہتمم کی خدمت میں حاضر ہوجائیں۔ بعض دیگر مرکزی مقامات میں جہاں صاحب مہتمم مناسب سمجھیں درخواستہا موصول ہونے کے بعد آبادکاران کا ملاحظہ کرینگے۔

درخواستہائے خان بہادر چودھری خوشی محمد صاحب کی خدمت میں بمقام گجرات پنجاب ارسال کی جائیں اور امور متعلقہ آبادی کے متعلق مزید خط و کتابت بھی اُن سے کی جائے۔ درخواست پیش کرنے کی غرض سے سائلان کی ریاست میں حاضری کی ضرورت نہیں۔ مگر موسم سرما آئندہ میں کوئی تاریخ مقرر کر کے قبل از دخلیابی آبادکاران کو طلب کیا جائیگا اور آراضیات پسند کرنے کا موقع دیا جائے گا +

دستخط بخط انگریزی

علمی ذخیرہ

اعلیحضرت خلد اللہ ملکہ کے حکم سے کتب ذیل تالیف ہو کر طبع ہو گئی ہین ایسا ذخیرہ مشکل سے ہاتھ آتا ہی
اِس نادر موقع سے ضرور فائدہ اٹھائے۔ خود بھی خرید فرما کر پڑہیے۔ اور احباب کو دکھائے۔

قول شافی - یہ حدیث کی مشہور کتاب کافی کا اُردو ترجمہ ہے۔ اسکی عمدگی اسکے نام سے ظاہر ہی
جلد دوم کا پہلا حصہ چھپ چکا ہے۔ قیمت علاوہ محصول ڈاک صرف ۱۲ آنے ہی

التوحید - یہ کتاب جامع حامدی کی جلد اوّل کا پہلا حصہ ہے۔ اِسمین خداوند عالم کے وجود کی
توحید اور صفات سے مفصل بحث کی گئی ہی۔ اِسکی قیمت بھی علاوہ محصول ڈاک ۱۲ آنے ہی

خصائص معاویہ - یہ کتاب حصہ چہارم جلد اوّل جامع حامدی کے ملحقات مین ہی۔ جو دراصل
محمد بن عقیل اشعری کی مشہور کتاب نصائح کافیہ کا ترجمہ ہے۔ بعض مطالب کا اس مین اضافہ کیا گیا ہی۔
قیمت علاوہ محصول ڈاک ۴ آنے ہی

جس قدر نسخے مطلوب ہون درخواست منصرم صاحب کتب خانہ سرکاری کی خدمت مین ارسال فرمائے

ذو الفقار حسین مہتمم تالیفات ریاست رامپور

سرکاری پریس ریاست رامپور مین چھپکر شائع ہوا

نقشہ بارش ریاست من ابتدا ۱۵ لغایت ۲۱ جولائی سنہ ۱۹۲۵ء

تاریخ و دن	صدر عالیہ		تحصیل بالاپور		تحصیل سوار		تحصیل شاہ آباد		تحصیل ملک		تحصیل ماندہ	
	تعداد بارش	زمین تر	تعداد بارش	زمین تر	تعداد بارش	زمین تر	تعداد بارش	زمین تر	تعداد بارش	زمین تر	تعداد بارش	زمین تر
۱۵ جولائی سنہ ۱۹۲۵ء یوم چہارشنبہ	۰	۲۵۰	۰	۲۴۴	۰	۲۲۶	۰	۱۸۰	۰	۲۵۱	۰	۲۴۲
۱۶ جولائی سنہ ۱۹۲۵ء یوم پنجشنبہ	۲	۲۵۳	۷	۲۵۱	۳	۲۲۹	۱۵	۱۹۵	۸	۲۵۹	۵	۲۴۷
۱۷ جولائی سنہ ۱۹۲۵ء یوم جمعہ	۰	۲۵۳	۳	۲۵۴	۱	۲۳۰	۰	۱۹۵	۰	۲۵۹	۳	۲۵۰
۱۸ جولائی سنہ ۱۹۲۵ء یوم شنبہ	۲½	۲۵۵½	۰	۲۵۴	۰	۲۳۰	۱۸	۲۱۳	۸	۲۶۷	۲	۲۵۲
۱۹ جولائی سنہ ۱۹۲۵ء یوم یکشنبہ	۹½	۲۶۵	۴۲	۲۹۶	۰	۲۳۰	۲۱	۲۳۳	۶	۲۷۳	۲۵	۲۷۷
۲۰ جولائی سنہ ۱۹۲۵ء یوم دوشنبہ	۶½	۲۷۱½	۰	۲۹۶	۲۵	۲۵۵	۳	۲۳۶	۰	۲۷۳	۵	۲۸۲
۲۱ جولائی سنہ ۱۹۲۵ء یوم سہ شنبہ	۰	۲۷۱½	۰	۲۹۶	۰	۲۵۵	نقشہ نہیں آیا	۰	۶	۲۸۲	۰	۲۸۲

نقشہ نرخنامہ اجناس ریاست اپریل من ابتدا ۲۰ لغایت ۲۶ جولائی سنہ ۱۹۲۵ء

نام جنس	حضور تحصیل	شاہ آباد	ملک	بالاپور	سوار	ماندہ	کیفیت
گندم	۰	۰	۹ و ار	۷ ار	[illegible]	۰۶ ار	دیگر تحصیلات سے نقشہ نہیں آیا
جو خالص	۰	۰	۰ ار	۹ ار	۰	۸ ار	
جو کے امیز	۰	۰	۰۹ ار	۹ ار	۰	۵ ار	
[illegible]	۰	۰	۹ ار	۰۹ ار	۰	۰۸ ار	
باجرہ	۰	۰	۰	۰ ار	۰	۱۲ ار	
موٹھ	۰	۰	۰	۰	۰	۶ ار	
مکا	۰	۰	۰	۰	۰	۰	
جئی	۰	۰	۱۰ ار	۱۰ ار	۰	۱۰ ار	
کوجی	۰	۰	۰	۰۸ ار	۰	۹ ار	
عدس	۰	۰	۰	۹ ار	۰	۷ ار	
ارہر	۰	۰	۰	۱۰ ار	۰	۰۱۰ ار	
برنج	۰	۰	۰۳ ار	۳ ار	۰	۰۳ ار	
روغن زرد	۰	۰	۰ ار	۰ ار	۰	۰ ار	
روغن سیاہ	۰	۰	۷ ار	۷ ار	۰	۱۱ ار	
روغن گنجد	۰	۰	۰	۳ ار	۰	۱۱ ار	
نمک سانبھر	۰	۰	۱۲ ار	۱۰ ار	۰	۱۱ ار	
نمک لاہوری	۰	۰	۶	۵ ار	۰	۷ ار	
قند سیاہ	۰	۰		۰۳ ار	۰	۳ ار	
[illegible]	۰	۰	۰	۰	۰	۰	